السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران حمل دی ہوئی طلاق شرعاًنافذ ہوجاتی ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران حمل اپنی بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے اور شرعاًنافذ ہوجاتی ہے، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب اپنی بیوی کو طلاق دینے کا طریقہ بتایا تو فرمایا: ''تم اسے حالتِ حمل میں طلاق دو۔''[1]

اس حدیث سے معلوم ہواکہ دوران حمل دی گئی طلاق جائزاور مباح ہے، اس کے علاوہ قرآن کریم میں حاملہ عورت کی عدت بایں الفاظ بیان ہوئی ہے:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَن يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ١ [2]

''حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جنم دے۔''

اگر دوران حمل طلاق ناجائز ہوتی تو اس کی عدت بتانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ خود ہی وضاحت کردیتے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، الغرض دوران حمل طلاق دینا صحیح اور مباح اور ایسی طلاق شرعاًواقع ہوجاتی ہے اور اس قسم کی طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے عین مطابق ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، التفسیر: ۴۹۰۸۔

[2] الطلاق: ۴۔/۶۵

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 333

محدث فتویٰ